© rasailojaraid.com

● **سرمایہ دارانہ نظام (ایک تنقیدی جائزہ)** مرتب: محمد احمد حافظ　زیر نگرانی: ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری
ضخامت: 287 صفحات　قیمت: درج نہیں　ناشر: الغزالی پبلی کیشنز 41 سی، بلاک 17 فیڈرل بی ایریا، کراچی

زیر نظر کتاب چھے ابواب پر مشتمل ہے اور آخر میں ایک ضمیمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ انقلاب کے حامی خواہ کسی بھی فکر سے تعلق رکھتے ہوں۔ انھوں نے سرمایہ داری کی مخالفت ضرور کی ہے۔ سرمایہ دار اور انقلاب کی جنگ نئی نہیں ہے۔ یہ صدیوں سے ایک دوسرے سے برسر پیکار ہیں۔ اسلام نے سرمایہ داری کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔

زیر نظر کتاب انقلابی فکر کے حامل دانشوروں کی علمی کوشش ہے اور یہ کوشش ایسے وقت میں کی گئی کہ جب سرمایہ داری نے پوری دنیا پر اپنی حاکمیت قائم کر لی ہے اور جب سرمایہ داروں نے انقلابیوں کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں لیکن یہی زمانہ انقلابیوں کے لیے سازگار بھی ہوتا ہے۔ اس کتاب میں سرمایہ داری کے تمام پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور اسے نہایت سلیقے سے مرتب کیا گیا ہے۔

محمد احمد لکھتے ہیں:

> ''یہ کتاب ہدیہ ہے مدارسِ دینیہ کے علماء وطلبہ کرام کی خدمت میں جو علومِ نبوت کے وارث اور شریعتِ اسلامیہ کے امین ومحافظ ہیں۔ جنھیں علمی سطح پر سرمایہ دارانہ فلسفہ ونظام کا چیلنج اسی طرح درپیش ہے جس طرح ہمارے اسلاف کو دوسری تیسری صدی ہجری میں یونانی فلسفہ کا چیلنج درپیش تھا اور جسے بالآخر حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اور ان کے شاگردوں نے شکست فاش دی۔''

میں اس کتاب میں نئی نسل کی ایک جماعت دیکھ رہا ہوں جو فکری طور پر مغربی فلسفہ کو شکست فاش دینے کا ارادہ رکھتی ہے لیکن اس کے لیے اس جماعت کو علمی کے ساتھ ساتھ عملی جدوجہد کرنا ہوگی۔ ورنہ یہ فکر کتاب میں بند ہو کر رہ جائے گی۔

ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری لکھتے ہیں:

> ''تحریکاتِ اسلامی سرمایہ دارانہ نظامِ زندگی کے انہدام کی اقدامی جدوجہد کر رہی ہیں۔ ضروری ہے کہ تحریکاتِ اسلامی کا ہر رکن اس فاسد وباطل اور خبیث نظامِ زندگی کی علمیت (جو کہ جاہلیتِ خالصہ ہے) اور عملیت سے واقف ہو۔ اس کتاب میں ہم نے سرمایہ دارانہ نظام کے تاریخی ارتقاء کا خاکہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کوشش مدارسِ عربیہ کے طلبہ واساتذہ اور تمام تحریکاتِ اسلامی کے کارکنوں کے لیے مفید ثابت ہو۔''

اس سے اندازہ ہوا کہ اس کتاب میں نئی نسل کے لیے پیغام ہے۔ انقلاب کا اصول بھی یہی ہے کہ وہ نئی نسل سے مخاطب ہوتا ہے اور انقلاب کی طاقت بھی یہی نسل رکھتی ہے۔ دراصل فقدان نظریئے کا نہیں ہے۔ جب تک قرآن کریم ہمارے درمیان موجود ہے۔ یہ فقدان پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ فقدان ہے تو قیادت کا ہے۔ سب کچھ ہے مگر قیادت نہیں ہے۔ وہ قیادت کہ جسے انقلاب کو لے کر آگے بڑھنا ہے۔ میری دعا ہے کہ ایسی قیادت میسر آئے کہ جو عالمی طاقتوں کے اشارے

© rasailojaraid.com